Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ ہفتہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ۲۰ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء نمبر ۱۷

خُدا کی راہ میں پیش کرنے کی برکات

"جب بھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندے دینے والوں پر نازل ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء صـ۳)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالےٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں (ایمان لانے والے) کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے جو شخص خدا تعالےٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلاء ہو جاتا ہے جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالےٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے اور اس کو تسلّی بخشتا ہے اور محبّت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۴۶)

دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں

ارشادات سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں اور کسی معاملہ میں تکبّر نہ کریں۔ اگر آپ تکبّر نہیں کریں گے تو آپ کے منہ سے دُکھ کا کلمہ بھی نہیں نکلے گا۔ کیونکہ خواہ کوئی بحث ہو رہی ہو یا آپس کا کوئی انسانی معاملہ ہو ہر معاملہ میں تکبّر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے اس لئے انکسار سیکھیں۔ اور انکسار سیکھیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ آپؐ کو اس میں درجۂ کمال حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اگر انسان انکسار کا صحیح مفہوم سمجھ جائے تو اسے ساری دنیا کی دولتیں میسّر آجاتی ہیں۔ بعض لوگ بیچارے انکسار کے مفہوم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں انکسار میں بھی تکبّر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک امیر آدمی اپنی امارت کا رُعب جتانے کیلئے یہ کہہ دیتا ہے کہ جی میرا چھوٹا سا گھر ہے۔ پس چھوٹی سی کُٹیا ہے آپ اس میں تشریف لائیں۔ اس میں دراصل انکسار کا اظہار نہیں ہو رہا ہوتا، مراد یہ ہوتی ہے کہ تم میری وہ چھوٹی سی کُٹیا دیکھو گے جو بڑے بڑے محلوں سے بھی افضل ہے۔ اسی طرح اپنے کھانے کو بظاہر جب وہ بُرا بھلا کہتا ہے تو وہ بھی انکسار کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ اس میں بھی دکھاوے کا ایک رنگ ہوتا ہے۔ یہ بھی برتری کے اظہار کا ایک طریق ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کے انکسار میں بھی تکبّر پایا جاتا ہے جب معاشرے بگڑتے ہیں تو یہ حال ہو جاتا ہے۔ اس لئے حکمت کے ساتھ آنکھیں کھول کر معاملہ کریں۔ جماعت احمدیہ کی بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ فروری ۱۹۸۶ء)

○ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب شاد رحمان پورہ لاہور جنہیں جمعہ ۱۲ جنوری کو چنیوٹ کے قریب لاہور جاتے ہوئے حادثہ پیش آیا تھا اسّی گھنٹے کے قریب موت وحیات کی کشمکش میں مبتلاء رہنے کے بعد ۱۴ جنوری کو صبح ۴/۳۰ بجے جنرل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ پہلے لاہور میں مکرم محمد اسلم صاحب شاد کے بڑے بھائی مکرم مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ نے پڑھایا اور بعد ازاں میت ربوہ لائی گئی جہاں البیت المہدی گولبازار میں رات ۸½ بجے مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دُعا کرائی۔ موصوفہ نے دو لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوفہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی خوشدامن اور مکرم منیر احمد صاحب ملک کی والدہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ فلائٹ لیفٹیننٹ بشیر احمد ملک صاحب ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء کی رات ۱۱ بجے اتفاق ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئیں۔ اگلے روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بعد از نماز عشاء جنازہ پڑھایا۔ موصوفہ موصیہ تھیں لہٰذا بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے کے بعد محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال نے دُعا کرائی۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ موصوفہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر :ـــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر :ـــــ قاضی منیر احمد
مطبع :ـــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت :ـــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت :ـــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰ صلح ۱۳۶۹ ہش ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء

نوکری سے ہٹ کر

ایک بات کی ہمیں کبھی سمجھ نہیں آئی کہ تعلیم تو ہم اپنی مرضی سے اختیار کرتے ہیں ۔ کوئی ڈاکٹر بن جاتا ہے اور کوئی انجنیئر ۔ نہ حکومت سے پوچھتے ہیں نہ حکومت کو بتاتے ہیں لیکن ڈاکٹری یا انجنیئری کرنے کے بعد یا کوئی اور شعبہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۔ مطالبہ ہم حکومت سے کرتے ہیں کہ نوکری دو ۔ نوکری نہ ملے تو احتجاج بھی کرتے ہیں ۔ حکومت نے تو ان شعبہ ہائے تعلیم کے لئے ادارے کھول رکھے ہیں ۔ آپ چاہتے ہیں تو یہ تعلیم حاصل کریں ۔ نہیں چاہتے تو نہ حاصل کریں ۔ کوئی گھر گھر جا کر یہ تو نہیں کہتا کہ چلو ڈاکٹر بنو ۔ انجنیئر بنو یا فلاں پیشہ کیلئے تعلیم حاصل کرو ۔

آپ نے تعلیم حاصل کرلی ہے ۔ نوکری ملتی ہے تو نوکری کریں اور نہیں ملتی تو کسی اور ذریعہ سے اپنے پیشہ کو آمدنی کا ذریعہ بنائیں ۔ نہیں کہہ سکتے ہماری یہ سوچ کہاں تک درست ہے ۔ لیکن ہم اس پر جتنا سوچتے ہیں اسے درست ہی تصوّر کرتے ہیں ۔ یہ بات تو ہے پیشہ ورانہ تعلیم کی ۔ اس کے علاوہ بھی تعلیم کے شعبے ہیں ۔ آپ نے فارسی عربی اردو انگریزی میں ایم ۔ اے کر لیا ۔ اور نوکری کی تلاش شروع کر دی اگرچہ حکومت سے احتجاج تو نہیں کیا کہ نوکری دو ۔ لیکن نوکری نہ ملی تو اپنے دل میں احتجاج کی لہریں ضرور اٹھیں ۔ حالات کو بھی کوسا اور اپنی تعلیم کو بھی ۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی قسمت کو بھی ۔ لیکن یہ طریق ہے غلط ۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے) نے ایک دفعہ فرمایا تھا

"اب تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے ۔ مَیں نے بارہا بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے ۔"

حضور نے بعض نوجوانوں کی مثال دی کہ انہیں بالکل تھوڑی سی رقم دے کر تجارت کرنے کیلئے کہا گیا تھا ۔ انہوں نے تجارت میں اتنی ترقی کی کہ مالا مال ہو گئے اور اس میں کیا شک ہے کہ تجارت اگر ڈھنگ سے کی جائے تو اس میں ترقی کے اتنے امکانات ہیں کہ شائد کسی بھی پیشہ میں نہیں ۔ اسی طرح اگر کسی پیشہ سے متعلق تعلیم حاصل کر کے نوکری کی بجائے از خود کوئی کاروبار کر لیا جائے تو یقیناً نوکری سے زیادہ آمد ہو زندگی آزاد بھی ہو اور آسان بھی ۔

جو نہیں لیتا بدلتے ہوئے موسم کا اثر
گردشِ چرخِ کہن سے جو پریشان نہیں
آزماتے ہو اسے جور و جفا سے ، بے سود
وہ بدل جائے کچھ ایسا بھی وہ نادان نہیں

ابوالاقبال

دیکھ اے ہمدم افق پر زرد رُو سورج کی لَو
ٹوٹتی جاتی ہیں کرنیں ۔ ڈوبتی جاتی ہے ضَو

جس طرح ہو کیفیّت اِک جلوۂ بے جان کی
ہے یہی حالت بظاہر ان دِنوں ایمان کی

عِلم و فَن کی آندھیاں ہیں بے یقینی کے شرر
آرہی ہے خون میں ڈوبی ہوئی مَوجِ بہار

فکرِ دَولت ۔ خواہشِ دنیا خودی کا زیر و بم
آج کے انسان کے دل کا یہی ہے پیچ و خم

خدمتِ دیں چند مُٹھی بھر دِلوں کی بات ہے
چند تارے ضَو فگن ہیں اور اندھیری رات ہے

آہ ! کہ یہ عالم پھر ایسا دَور دکھلاتا نہیں
وقت اگر اِک مرتبہ کھو جائے ۔ پھر آتا نہیں

عبدالسّلام اختر

کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

۱ ۔ "ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے پاکستان میں جس کا اپنے AGE GROUP کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں جو میٹرک پاس نہیں ہے ۔"

۲ ۔ "اس سے بھی اہم دعا یہ کریں اپنے رب سے کہ اے خدا ! مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ اگلے سو سال میں ایک ہزار انتہائی غیر معمولی ذہین سائنسدان جماعت احمدیہ کو ملے تو اس خواہش کو پورا کر ۔"
تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء

۳ ۔ "مَیں علم کی بڑی چوڑی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں ۔ وسعت کے لحاظ سے جب تک وسعت نہیں ہو گی اس وقت تک رفعت بھی نہیں ہو گی ۔ جتنا اونچا مینار لیکر جانا ہو اتنی مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے ۔ ہر بچے کو خواہ وہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتا ہے میٹرک پاس ہونا چاہیئے ۔" خطبہ جمعہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۴ ۔ "قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کیلئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے ۔"
(خطبہ جمعہ مئی ۱۹۸۱ء)

(مرسلہ مہتمم امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد صدیق

محترم مولانا محمد منوّر سے ایک انٹرویو

مکرم مولانا محمد منور صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادم ہیں آپ کو تقسیم ہندو پاک سے پہلے ہندوستان میں اور پھر بعد میں بیرون پاکستان مختلف ممالک میں خدمت سلسلہ کا ایک لمبے عرصہ تک موقعہ میسّر آیا ہے۔ اور اب چند سال سے ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ حال ہی میں آپ سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ نے باوجود ناسازئ طبع کے ازراہ شفقت خاکسار سے اپنے ایام گذشتہ کا دلچسپ تذکرہ فرمایا۔ اس تذکرہ میں بہت سی قابل تقلید باتیں ہیں جنہیں علم اور تجربہ کے طور پر اپنا کر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ راقم ان معلومات کو بالاختصار قارئین الفضل کے لئے ذیل میں رقم کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

مکرم مولانا محمد منور صاحب قتال پور تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال کے رہنے والے ہیں۔ اور پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم بابو غلام احمد صاحب اور دادا کا نام جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے میاں غلام حسن قتال پوری ہے۔ قتال پور ہی مکرم مولانا محمد منور صاحب کا مولد ہے۔ آپ کے دادا مکرم میاں غلام حسن صاحب قتال پوری کو ۱۹۰۴ئہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

عاجز نے مکرم مولانا محمد منور صاحب سے یہ استفسار کیا کہ انہیں سلسلہ کی خدمت اور دینی تعلیم کے حصول کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

آپ نے فرمایا کہ جب آپ نے ایس۔ ای کالج بہاولپور سے ایف۔ اے پاس کر لیا تو آپ کے والد صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ آپ کو فارغ وقت میں قادیان جا کر کچھ عربی کی تعلیم حاصل کر لینی چاہیئے اتفاق سے انہیں ایام میں سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپکے درجات بلند فرماتا رہے) سندھ کے دورہ پر تشریف لے جا رہے تھے جب حضور بذریعہ ریل لودھراں اسٹیشن پر پہنچے تو مکرم بابو غلام احمد صاحب کو ریلوے اسٹیشن پر حضور اقدس سے دیگر احباب کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ لودھراں جنکشن پر گاڑی کافی دیر ٹھہری تھی۔

مکرم بابو غلام احمد صاحب نے حضور انور سے اپنے بیٹے مکرم مولانا محمد منور کے بارہ میں بتایا کہ حضور یہ میرا بیٹا ہے میں اسے قادیان بھیجنا چاہتا ہوں مجھے آپ کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر وقف کا ارادہ ہے تو اسے بی۔ اے کروا دیں۔ مکرم بابو غلام احمد صاحب نے عرض کیا کہ حضور وقف کا تو ارادہ نہیں۔ میں صرف چاہتا ہوں کہ یہ کچھ دینی تعلیم حاصل کر لے۔ اس پر حضور اقدس نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر اسے ابھی بھیج دیں۔ اس طرح آپ ۱۹۳۹ئہ میں قادیان آ گئے۔ وہاں آ کر حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ سے مل کر قادیان میں اپنی آمد کے مقصد اور مدعا سے مطلع کیا۔ حضرت میر صاحب نے آپ کو متفرق کلاس میں داخل کر لیا۔ اس کلاس کو مکرم محمد شہزادہ خان صاحب اور مکرم مولوی ظفر اسلام صاحب پڑھاتے تھے۔ اس کلاس میں مکرم مولانا محمد منور صاحب نے ۹ ماہ میں مقررہ عربی نصاب ختم کر لیا۔ انہی ایام میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ ہو رہا تھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کو خیال آیا کہ ایف۔ اے تک عربی تو پڑھی ہوئی ہے۔ کیوں نہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی درخواست دے دی جائے چنانچہ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (ناظر تعلیم) کے نام ایک درخواست حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے تصدیق کروا کر دے دی۔ درخواست پر حضرت میر صاحب نے یہ سفارش کی کہ محمد منور نے اتنا نصاب پڑھ لیا ہے کہ اب اسے عربی سے واقفیت ہو چکی ہے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے مولوی عالم یا مدرسہ احمدیہ سے تعلیم یافتہ ہونا ضروری تھا۔ مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی قانون نہیں تھا کہ کوئی جامعہ احمدیہ میں داخل ہو سکے۔ اور بظاہر مولوی صاحب کا داخلہ جامعہ احمدیہ میں ناممکن تھا۔ لیکن حضرت میر صاحب کی تصدیق اور سفارش نے آپ کا کام بنا دیا۔ جونہی آپ یہ درخواست لیکر جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی درخواست پیش کی تو حضور درخواست دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ کچھ توقف کے بعد فرمانے لگے کہ آپ کو تین مہینے کے لئے مشروط اجازت ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر آپ پہلی سہ ماہی میں کامیاب ہو گئے تو جامعہ احمدیہ میں پڑھائی جاری رکھ سکیں گے ورنہ نہیں۔ آپ نے درجہ اولیٰ میں پہلی سہ ماہی میں اوّل پوزیشن حاصل کی اس کامیابی کے باعث آپ کے شوق میں اضافہ ہو گیا۔ اور ادھر آپ کے والد صاحب نے آپ کو لکھا کہ آپ نے کچھ تعلیم حاصل کر لی ہو گی اب واپس آ جائیں۔ لیکن جب آپ نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ آپ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے چکے ہیں تو پھر آپ کے والد صاحب مطمئن ہو گئے۔ اور آپ کو مزید تعلیم جاری رکھنے سے منع نہیں کیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ درجہ ثانیہ میں بھی اپنی کلاس میں اول آئے۔ درجہ ثانیہ کا امتحان باقاعدہ مولوی فاضل کا امتحان تھا۔ پنجاب یونیورسٹی میں نہ صرف آپ کی فرسٹ ڈویژن تھی بلکہ یونیورسٹی میں بھی آپ کو تیسری پوزیشن حاصل ہو چکی تھی۔ انہی ایام میں حضرت فضل عمر نے خطبات میں واقفین کی ضرورت کا ذکر اور نوجوانوں کو وقف کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک پر مکرم مولوی صاحب نے اپنے والد صاحب کو لکھا کہ وہ وقف کی درخواست دینا چاہتے ہیں۔ آپ کے والد صاحب تو پہلے سے آپ کو وقف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے لہٰذا انہوں نے آپ کو لکھا کہ ان کے پاس پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں ان کے حقوق ہونے کی وجہ سے ملازمت کا حصول ممکن ہے اگر آپ واپس آجائیں تو آپ کو ملازم کروایا جا سکتا ہے۔ ادھر قادیان میں اس عرصہ میں مکرم مولوی صاحب وقف کی درخواست دے چکے تھے۔ اور اب تو آپ کا وقف قبول بھی کر لیا گیا تھا۔ اور آپ نہایت عزم اور ہمت کے ساتھ ثالثہ اور رابعہ کلاس میں پڑھنے کا مکمل ارادہ کر چکے تھے۔ لہٰذا آپ جلد ہی اپنے ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے آپ نے رابعہ کلاس پاس کر لینے کے بعد ایک سال سپیشل کلاس دارالواقفین میں صرف و نحو میں مزید دسترس کے حصول کے لئے لگائے۔ اور پھر فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کو میدانِ عمل میں بھیج دیا گیا۔ آپ کی پہلی تعیناتی یو۔ پی میں کانپور میں ہوئی۔ یہاں آپ نے ایک سال کام کیا۔ کمیونسٹوں سے بات چیت کرنے کا خوب موقع ملا۔ ان کا لٹریچر آپ خاص طور پر مطالعہ کر چکے تھے۔ مارکس۔ اینجلز۔ سٹالن اور فرینڈز آف کمیونسٹ سوسائٹی کی کتب بھی آپ نے مطالعہ کی ہوئی تھیں۔ ایک سال کے بعد مرکز نے آپ کو حکم دیا کہ آپ ایسٹ افریقہ کی تیاری کریں۔ چنانچہ یکم اپریل ۱۹۴۸ء میں آپ نیروبی پہنچ گئے۔

یہاں آپ کی ملاقات مکرم محمد اکرم صاحب غوری سے بھی ہوئی۔ مکرم غوری صاحب آپ کو کماطینہ لے گئے جو کہ نیروبی سے قریباً ڈیڑھ صد میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہ کیکویو (KIKUYU) قبیلہ کا خاص علاقہ ہے۔ یہاں جاتے ہوئے آپ اپنے ساتھ سواحیلی گرامر کی کتاب بھی لے گئے۔ یہ کتاب ایک بہت بڑے پادری نے انگلش میں لکھی ہوئی تھی۔ مکرم مولوی صاحب نے اس کتاب سے اس قدر استفادہ کر لیا کہ ایک ہفتہ کے بعد جب آپ واپس نیروبی پہنچے تو آپ روانی سے لوگوں کے ساتھ سواحیلی بول سکتے تھے۔ آپ کو سواحیلی میں روانی سے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتا دیکھ کر نیروبی کے احباب بہت حیران ہوئے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے آپ کا ٹسٹ لیا اور آپ کو صوبہ نیانزا میں لوآنڈا (LUANDA) میں تعینات کر دیا۔ یہاں پر مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب پہلے سے ایک کرایے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب بھی ان احباب کے ساتھ مل کر یہاں رہنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد یہ دونوں دوست تو یہاں سے کسی اور جگہ ٹرانسفر ہو گئے لیکن مکرم مولوی صاحب موصوف کو یہاں دو سال تک رہنے کا موقعہ ملا۔

اس زمانے میں آپ کو پتہ لگا کہ نیروبی جماعت قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ شائع کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے سواحیلی زبان میں جنت دوزخ کے متعلق ایک نوٹ تحریر کر کے نیروبی ارسال کر دیا اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سے درخواست کی کہ آپ کا یہ نوٹ بھی حوالہ جات

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سوونیئر
جماعت احمدیہ مغربی جرمنی

اگر سوونیر ضخیم بھی ہو اور خوبصورت بھی۔ تصاویر سے بھی مزین ہو اور نہایت دلچسپ معلوماتی مفید اور ریکارڈ میں رکھنے والے مضامین سے بھی تو اس کا تعارف تعریف سے اور اس کے مرتب کرنے والوں کو مبارک ہی سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ احمدیہ جماعت جرمنی نے جو سوونیئر شائع کیا ہے وہ اسی زمرے میں آتا ہے۔

ضخیم بھی ہے - ۱۰۷ صفحات۔ خوبصورت بھی ہے کہ ٹائیٹل بھی اچھا اور متن کا کاغذ بھی بہت اچھا۔ تصاویر کا بھی، یوں سمجھ لیجئے، کہ ایک البم کا البم ہے اور مضامین بھی ہر جہت سے مفید اور دلچسپ۔ پیش لفظ میں عرفان احمد صاحب نے لکھا ہے۔

"جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی صد سالہ جوبلی کمیٹی نے جشن تشکر کی تقریبات اور دیگر پروگرام ترتیب دیتے وقت یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ جشن تشکر کے ساتھ شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی ایک سوونیئر شائع کرے۔ ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء کے آخر میں سوونیئر کی ادارت کی اضافی ذمہ داری خاکسار کے سپرد کر دی گئی۔ سوونیئر سے خاکسار کا تعلق صرف مطالعے کی حد تک رہا ہے سوونیئر شائع کرنے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ سوونیئر میں مضامین اور تصاویر کے علاوہ اس کی ظاہری بود و باش کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں جو جماعتیں سوونیئر شائع کرتی چلی آ رہی ہیں ان کے لئے مقامی تاجر پیشہ احباب کے تعاون کے سبب ایسا کرنا چنداں مشکل نہیں۔ جرمنی میں اشتہارات کے بغیر سوونیئر کو شائع کرتے وقت خریدار کی استطاعت کو ذہن میں رکھنا پڑتا ہے۔ اگر سوونیئر میں کثرت سے رنگین تصاویر شائع کی جائیں۔ یا پھر اعلیٰ کاغذ جس پر عام طور پہ سوونیئر شائع ہوتا ہے، استعمال کیا جاتا تو بہت سے دوستوں کو اس کی قیمت کا گلہ رہتا۔ ان سب امکانات کو سامنے رکھتے ہوئے جو شائع ہو سکا ہے اس پہ ممکن ہے کچھ دوستوں کو معیار کا شکوہ ہو"۔

عرفان صاحب نے یہ بات اگرچہ حالات کی نامساعدت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہی ہے لیکن حقیقت ہے کہ یہ اظہارِ انکسار سے اور کچھ زیادہ نہیں۔ جیسا ہم نے پہلے کہا ہے اس کا حجم بھی خاصا ہے۔ کاغذ بھی بہت اچھا ہے تصاویر بھی خاصی تعداد میں شائع کی گئی ہیں اور مضامین بھی نہایت مفید اور دلچسپ ہیں اور ایک لمبے عرصے تک اس کو استعمال کرنے کے لئے ریکارڈ میں رکھنے والے ہیں۔ ہم عرفان احمد صاحب کے انکسار کے باوجود یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ سوونیر کسی اور سوونیئر سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

اداریہ بھی غالباً عرفان احمد صاحب کا ہی ہوگا کہ وہی اس کے مدیر ہیں۔ اس میں انہوں نے پہلی صدی کے آغاز اور دوسری صدی کے آغاز کے درمیان اللہ تعالیٰ کی نصرت کے احمدیہ جماعت کے شاملِ حال ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ:

تیز تر گامزن منزل ما دور نیست

کی آسمانی دھن پر تیز تیز قدم بڑھاتے اور منزلوں پہ منزلیں طے کرتے ہوئے پہلی اور دوسری صدی کے مبارک سنگھم پہ وارد ہوئے اور اب بفضلہ تعالیٰ ہمارے دل اس نورِ یقین سے پُر ہیں کہ خدائی وعدوں اور بشارتوں کے بموجب دوسری مہتم بالشان صدی کے دوران تائید و نصرت الٰہی کے عظیم تر نشان اور افضال خداوندی کے وسیع تر جلوے پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ منصۂ شہود پر آئیں گے۔

نثر میں جو مضامین پیش کئے گئے ہیں ان میں ارشادات باری تعالیٰ۔ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل، مظہر ثانی، اور مظہر ثالث اور اسی طرح مظہر الرابع کی مختصر لیکن نہایت اہم تحریریں پیش کی گئی ہیں

جرمنی کے مربی انچارج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ امور سے عدل و انصاف کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور جہاں تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا تعلق ہے۔ ان میں خاص طور پر ۱۹۰۷ء کے تاریخی جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آخری روح پرور تقریر جس میں بیش قیمت نصائح اور اصلاح نفس کی درد انگیز تحریک ہے، پیش کی گئی ہے۔ یہ تقریر ایسی ہے کہ جماعتوں کو بار بار اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اسے اپنے درس کا حصہ بنا کر جماعت کے افراد کو تلقین عمل کرتے رہنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کی تربیتی اور دعوت الی اللہ کی مساعی میں وقفِ زندگی کی تحریک کا بہت بڑا دخل ہے۔ چنانچہ ایک مختصر مضمون وقف زندگی کی پہلی منظم تحریک پر تحریر کیا گیا ہے۔ یوں تو احمدیہ جماعت نے دنیا کو بہت کچھ دیا ہے لیکن ایک خاص بات جو احمدیہ جماعت کے ذریعے دنیا پر ظاہر ہوئی اور بہترین نتائج پیدا کرنے کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ذریعہ پیشوایان مذاہب کی عزت کے تحفظ کے قانون کی منظوری کے لئے جدوجہد کی گئی۔ باباگورونانک صاحب کے متعلق ایک مضمون شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔ یورپ میں آج تک سب سے اہم واقعہ جس کا جماعت کے ساتھ تعلق ہے وہ ہے ویمبلے کانفرنس میں حضرت فضل عمر کے تاریخی مضمون کی کامیابی حضور کا یہ مضمون کسی قدر توسیع کے ساتھ کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کتاب کے ترجمے شائع ہو کر دعوتِ الی اللہ میں انتہائی مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ محترم جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل نے یورپ میں دینِ حق کے مستقبل کے متعلق مضمون تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے اپنے وسیع مطالعے کے پیشِ نظر اس میں بہت سی باتیں درج کی ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ میں داعیانِ الی اللہ کے لئے ہر قدم پر مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ۴۷ء کے پُر آشوب زمانے میں قادیان کو جو خطرات لاحق تھے ان کے سامنے سینہ سپر ہونے کے لئے احمدی نوجوان اور احمدی بزرگ سب کے سب سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے تھے۔ مرکز سلسلہ کی حفاظت کے لئے احمدیوں کی جان نثاری کے سنہرے کارنامے بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سلطان القلم تھے۔ اور حضور کے سپاہی ساری دنیا میں قلم کے ذریعے دعوتِ الی اللہ کر رہے ہیں۔ اس کا ایک ذریعہ اخبارات اور رسائل ہیں۔ قادیان اور ربوہ سے بھی اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں اور دنیا کے باقی حصوں میں بھی جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہاں سے کسی نہ کسی رنگ میں تحریر کے ذریعے دعوت الی اللہ کی جاتی ہے۔ مرکز احمدیت میں صحافت کے ارتقاء پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے قادیان اور ربوہ کے اخبارات و رسائل کا مختصر تذکرہ تحریر فرمایا ہے۔

حضرت فضل عمر نے آج سے چالیس سال پہلے فرمایا تھا۔

"خدا نے افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ ہمیں انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ وہاں خدائے واحد کی بادشاہت قائم کر دینی چاہیئے"۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ افریقہ میں اس وقت بہت بڑی بڑی احمدیہ جماعتیں موجود ہیں اور بہت بڑے بڑے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ گیمبیا میں سر ظہد سنگھاٹے جو گیمبیا کے احمدی گورنر جنرل تھے مشرقی افریقہ کے نامور سپوت شیخ عمری عبیدی جو سابق وزیر قانون تھے اور اسی طرح دیگر احباب بھی اس زمرے میں آتے ہیں

سائنس کا ذکر کرتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ پروفیسر عبدالسلام کا نام نہ لیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کی طرف سے پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کو دیئے جانے والے انعامات کی تقسیم نہایت ایمان افروز ہے سائنس کی دنیا میں مستقبل کے ایک نئے درخشندہ ستارے کا ذکر موجود ہے یہ دوست جناح ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر نعیم احمد ہیں ہماری جماعت میں زندگی کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے شعبوں میں بہت بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ اس سلسلے میں چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ کا نام بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس سوونیئر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں لجنہ اماء اللہ کا ذکر بھی آتا ہے۔ چنانچہ فرینکفرٹ میں لجنہ اماء اللہ کی صدر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کا خطاب جو یورپ میں بسنے والی احمدی خواتین کو کار آمد نصائح کی صورت میں دیا گیا تھا وہ بھی شاملِ اشاعت ہے بعض باتیں ایسی ہیں کہ عام طور پہ جماعت کے بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا معلوم ہوتی ہیں تو ایک وقت میں بھول بھی جاتی ہیں۔ اس میں سرزمین جرمنی کا پہلا رابطہ یوں پیش کیا گیا ہے کہ ایک جرمن خاتون نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام ایک خط لکھا۔ اس میں انہوں نے لکھا میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی ہوں تاکہ آپ کو خط لکھوں۔ اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔

یہ خط ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر میں "جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط" کے عنوان سے شائع ہوا۔ جرمنی کو ایک یہ خصوصیت بھی حاصل ہے۔ کہ وہاں پر آئمہ احمدیت نے دورے فرمائے۔ سب سے پہلے حضرت فضل عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے جرمنی کا دورہ ۱۹۵۵ء میں فرمایا یہ وہ سال ہے جس میں حضور نے انگلستان میں دنیا بھر کے احمدی مربیوں کی ایک کانفرنس منعقد فرمائی۔ اس کے بعد حضرت قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر اور قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر نے بار بار جرمنی کا دورہ فرمایا۔ جرمنی میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگِ بنیاد مکرم ملک عبدالرحمن صاحب نے رکھا۔ اور اس کا افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا ۲۲ جنوری ۱۹۵۷ء بروز جمعۃ المبارک محترم عبدالرحمن صاحب نے فرینکفرٹ کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو ہمبرگ میں جماعت احمدیہ کے پہلے بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر حضرت فضل عمر نے جو پیغام دیا اس میں فرمایا کہ۔

"میں ہمبرگ کی بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد کو بھجوا رہا ہوں۔ افتتاح کی تقریب تو عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ادا کریں گے مگر مرزا مبارک احمد میرے نمائندے کے طور پر اس میں شامل ہوں گے۔ میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی بیت الذکر کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے کہ مرزا مبارک احمد مولوی عبداللطیف صاحب سے مل کر ضرور سکیمیں اس کے لئے بنا کر لائیں گے تاکہ جلدی بیوت الذکر بنائے جا سکیں"۔

اس کے بعد فرینکفرٹ میں بیت الذکر کی تعمیر کی گئی۔ اس کا سنگ بنیاد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے رکھا اور افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔

ایک پیغام جو اس سے قبل غیر مطبوعہ تھا وہ بھی شامل اشاعت ہے یہ پیغام نویں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی پر بھجوایا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا:۔

"اس وقت آپ مغربی جرمنی میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر رنگ میں بابرکت بنائے اور اس میں شامل ہونے والوں کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے"۔

ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے) کی ایک کتاب میں سے اقتباسات آپ کے احمدی ہونے کے ذکر کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ اسی طرح مکرم ہدایت اللہ صاحب جبشی کے قبولِ احمدیت کا واقعہ اور مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے احمدی ہونے کا واقعہ اور انکی بعض خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔

ریکارڈ کے لئے اس شمارے میں پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے ضبط کیا جانے والا جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور اخبار و رسائل کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

مغربی جرمنی میں آج تک جو جلسہ ہائے سالانہ ہوئے ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے اور مغربی جرمنی میں آج تک جن مربیوں نے دعوت الی اللہ کا کام کیا ہے ان کے اسمائے گرامی بھی شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ جہاں تک منظومات کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شیریں کلام اور حضور کے بعد صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب عبدالکریم صاحب قدسی، عبدالحمید خان صاحب شوق۔ مکرم عبدالسلام صاحب اختر۔ مکرم عبدالمنان صاحب ناہید۔ مکرم روشن دین صاحب تنویر محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ محترم مصلح الدین صاحب راجیکی، محترم سعید احمد صاحب اعجاز، محترم میراللہ بخش صاحب تسنیم۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب طاہر، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی، مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری، مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی اور مکرم وسیم احمد صاحب چوہدری کا کلام شامل اشاعت ہے۔ تصاویر کا صرف اتنا ہی ذکر ممکن ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت کی مختلف جہات سے تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ تصاویر اتنی زیادہ ہیں کہ ایک ایک کر کے ان کا ذکر کرنا اس تعارف میں ممکن نہیں۔

ہم ایک دفعہ پھر اس مجلہ کو ترتیب دینے والے اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے والوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

(ن۔س)

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

۱۔ محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ کراچی -/۱۰۰
۲۔ محترمہ ڈاکٹر امتہ الحفیظ صاحبہ آف لندن حال ربوہ منجانب والدہ محترمہ حنیفہ طاہرہ صاحبہ -/۱۰۰
۳۔ مکرم عبدالجبار خان صاحب ولد عبدالرزاق صاحب (پھلروان) -/۱۰۰

دُعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے۔

طبّ وصحت

نون سین

کنپیڑے

کنپیڑے کا تفصیلی ذکر کرنے سے پہلے جی چاہتا ہے کہ لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد یوسف شاہ صاحب کا ذکر کروں۔ میں نائیجیریا میں تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بھی نائیجیریا کی پہلی احمدیہ ڈسپنسری کے لئے وہاں تشریف لائے۔ آپ ہمہ وقت جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہنے والے شخص تھے جو مریضوں کے علاج معالجے سے بھی لوگوں کی دل پسند شخصیت بن گئے۔ اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں جماعت کے ساتھ تعاون کے باعث بھی ہر احمدی کے دل کی دھڑکن محسوس ہوتے لگے۔ مجھے اچانک کنپیڑے کا مرض لاحق ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے میری اس علالت کے دوران جس طرح میری دیکھ بھال کی اور جس طرح پہروں میرے ساتھ بیٹھ کر مجھے دوا بھی کھلاتے رہے اور دعا بھی کرتے رہے۔ میں اس کا حقیقی معنوں میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ ویسے تو ڈاکٹر صاحب موصوف کے نائیجیریا جانے سے قبل وہاں کے ایک احمدی ڈاکٹر، ڈاکٹر ایف سلا ورجن کا کلینک لیگوس میں تھا۔ انہوں نے اپنی ہمدردی اور محبت سے مجھے حیران کر دیا ہوا تھا۔ وہ میرا علاج صرف اسی لئے نہیں کرتے تھے کہ ایک مریض ان کے پاس آیا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ میں وہاں کی جماعت کا انچارج تھا اور ان کے دل میں جماعت کی خدمت کرنے والوں کے لئے گہری محبت کے جذبات تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض اوقات وہ تین تین دفعہ مشن ہاؤس میں تشریف لا کر میرا علاج کرتے تھے۔ بہرحال اس وقت کنپیڑے کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں اور یہ معلومات میں نے ظفر عمر صاحب سے حاصل کی ہیں۔ جنہوں نے فرنٹیئر پوسٹ میں اس موضوع پر مضمون تحریر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کنپیڑے جنہیں انگریزی میں (MUMPS) ممپس کہتے ہیں ایک ایسا مرض ہے جو جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ کسی وقت اور کسی جگہ یہ مرض ہو سکتا ہے۔ لیکن زیادہ تر ایسی جگہوں پر لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو گنجان آباد ہوں۔ بچپن میں پہلے دو سالوں میں یہ مرض کبھی نہیں ہوتا۔ جب یہ مرض لاحق ہونے لگتا ہے تو انسان کو بخار ہو جاتا ہے اور ٹھنڈ لگتی ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ سر درد بھی شروع ہو جاتا ہے اور طبیعت میں ایک قسم کی بے چینی اور بے قراری محسوس ہوتی ہے۔ یہ علامات مرض شروع ہونے سے ۲۴ گھنٹے تک جاری رہتی ہیں اور اس کے بعد کانوں کے پیچھے سوجن شروع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر تو یہ سوجن دونوں طرف ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات شروع میں یہ سوجن ایک طرف ہوتی ہے اور تقریباً ایک ہفتے کے بعد دوسری طرف بھی سوجن ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس سوجن کی وجہ سے کسی چیز کا چبانا یا نگلنا حتیٰ کہ مائع خوراک اور پھلوں کا نگلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ جب سوجن محسوس ہونے لگتی ہے اور نظر آجاتی ہے۔ تو بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اور کچھ عرصے تک خاصا تیز رہتا ہے۔ چند دنوں کے بعد بخار ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک سوجن کا تعلق ہے۔ وہ تقریباً ایک ہفتہ سے ۱۰ دن تک قائم رہتی ہے۔ عام حالات میں اور عام مریضوں میں تو عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اس مرض کے بعد کوئی ناپسندیدہ اثرات باقی نہیں رہتے لیکن ایک تو یہ کہ جب تک انسان اس بیماری میں مبتلا رہے وہ خاصی تکلیف محسوس کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ بعض لوگوں میں بعض ناپسندیدہ اور ناخوشگوار اثرات باقی بھی رہتے ہیں۔ مردوں کے خصیوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ اور عورتوں کے رحم میں سوجن ہو جاتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ یہ سوچا جاتا تھا کہ خصیوں کی تکلیف ایسی ہے کہ جس کا نقصان دور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب تجربات نے اور نئی دواؤں نے یہ بات ممکن بنا دی ہے کہ اگر کوئی ایسی تکلیف ہو تو اسے دور کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور تکلیف جو بعض اوقات پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ہے پنکریس (PANCREAS) کی سوجن۔ اس سوجن سے معدے میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ اور خاصی بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ یہ مرض جراثیم کے ذریعے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر ایسی جگہوں پر پیدا ہوتا ہے۔ جو گنجان آباد ہوں۔ بعض اوقات یہ مرض متعدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن جاتا ہے۔ اور اس طرح آبادی کے خاصے حصے کو متاثر کرتا ہے۔ عام طور پر موسم سرما کے اختتام کے دنوں میں یہ مرض پھیلتا ہے اور زیادہ تر ۵ سال کی عمر سے ۱۵ سال تک کی عمر کے بچوں کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ اگرچہ جوانی کے بعد بھی یہ مرض لاحق ہونے کا امکان باقی رہتا ہے۔ ایک بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ بھی ہے کہ کانوں کے پیچھے ہر قسم کی سوجن کو کنپیڑے نہیں کہا جا سکتا یہ صرف ڈاکٹر ہی بتائیں گے۔ کہ یہ کنپیڑے ہیں یا کسی اور وجہ سے سوجن پیدا ہو گئی ہے۔ کانوں کے پیچھے سوجن کی اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ اگر سر میں سکری ہو یا کوئی کیڑا کاٹ لے یا ماتھے پر چھالے نکل آئیں یا اور کسی قسم کی الرجی ہو ان تمام چیزوں سے کانوں کے پیچھے سوجن کا امکان ہوتا ہے۔ جہاں تک کنپیڑوں کے علاج کا تعلق ہے۔ کوئی خاص علاج مفید ثابت نہیں ہوا۔ کم از کم جو کچھ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تکلیف کو دور کیا جائے اور مریض کے سکون کے لئے کچھ دوائیں دی جائیں۔ چونکہ کنپیڑوں سے پیٹ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرف بھی توجہ دینی پڑتی ہے۔ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ کنپیڑے کی بیماری لاحق ہو جائے تو وہ بستر میں رہیں اس طرح ان کو بعد کی ناپسندیدہ تکالیف کا امکان کم ہو گا۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جسے ایک دفعہ کنپیڑے ہو جائیں اسے ساری عمر دوبارہ کنپیڑے نہیں ہوتے لیکن بچوں کے متعلق یہ بات نہیں کہی جا سکتی۔ اگر بچوں کو کنپیڑے ہو جائیں تو ایک خاص قسم کی ویکسین استعمال کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعے کنپیڑوں کے دوبارہ ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا بڑی عمر کے لوگوں کو کنپیڑے نہیں ہوتے کیونکہ جب بچوں کو کنپیڑے ہوتے ہیں تو گھر کے بڑی عمر کے لوگ اس بات سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں کہ شائد بچوں کے کنپیڑوں کے نتیجے میں انہیں بھی کنپیڑوں کا مرض ہو جائے گا۔ چونکہ بڑوں کو عام طور پر یہ بات یاد نہیں رہتی کہ بچپن میں انہیں کنپیڑے ہوئے تھے یا نہیں اس لئے وہ ڈرتے رہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جسے پہلے کنپیڑے ہو چکے ہوں اسے بڑی عمر میں دوبارہ کنپیڑے ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ خیال بھی آتا ہے کہ کسی نہ کسی وقت گردن میں کسی حد تک سوجن ہو گئی تھی۔ اور بعض لوگ اس سوجن کو کنپیڑوں سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ حالانکہ گردن کا درد کنپیڑوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ جسے کنپیڑے ہو جائیں اسے دوسروں سے کسی حد تک الگ رکھا جائے۔ اور اس وقت تک اسے الگ رکھا جائے۔ جس وقت تک کہ سوجن ختم نہ ہو جائے۔ عام طور پر ۱۰ دنوں میں یہ سوجن ختم ہوتی ہے یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ کنپیڑوں کے لئے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی جا سکتیں۔ کنپیڑے ہونے ہوں تو ہو ہی جاتے ہیں۔ بعض لوگ کنپیڑوں کی بیماری کے لئے بعض دوائیں کھانی شروع کر دیتے ہیں۔ جنہیں وہ حفاظتی کہہ سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بعض طبی ماہر یہ تجویز کرتے ہیں کہ ایک سے دو سال کی عمر کے دوران ایک خاص ویکسین کے ٹیکے لگائے جانے چاہئیں۔ لیکن یہ معاملہ حتمی طور پر فیصلہ نہیں پا سکا۔ کہ ان کا کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ ٹیکے لگوائے ہوں تو جس وقت کنپیڑے ہوں اس وقت ان کی تشخیص میں خاصی مشکل پیش آتی ہے خدا کرے کہ آپ ہم سب کنپیڑوں سے محفوظ رہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۵۱:۔ میں عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز شاد قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز شاد کشمیری محلہ گرمولہ ورکاں P.O خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نعیم الدین بھٹی ولد حسن دین بھٹی مکان نمبر ۲/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲ حافظ عبدالکریم ولد عبدالعزیز شاد۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۲۵۲:۔ میں نعیم احمد ولد فضل کریم صاحب قوم لودھی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-79 زبیری کالونی منگو پیر روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نعیم احمد ولد فضل کریم C-79 زبیری کالونی منگو پیر روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صفیر احمد چیمہ صدر موصیاں جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فضل کریم۔ وصیت نمبر ۱۵۹۷۶۔

مسل نمبر ۲۷۲۵۳:۔ میں محمد ابراہیم باجوہ ولد غلام جیلانی باجوہ قوم باجوہ پیشہ وکالت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایف ۲۸/۱۴ منظور کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان ۲۸/۱۴ سیکٹر ایف منظور کالونی برقبہ ۱۰۰ مربع گز کراچی مالیتی پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد ابراہیم باجوہ F-۲۸/۱۴ منظور کالونی کراچی نمبر ۴۴۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا اللہ دتہ۔ سیکرٹری مال حلقہ محمود آباد کراچی نمبر ۴۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا حفیظ الرحمٰن ۱۴۱۴ گلی نمبر 15 محمود آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۷۲۶۲:۔ میں عبدالقادر ولد نور محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰ اولڈ سول لائن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۲ ½ مرلہ مالیتی چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالقادر ولد نور محمد ۴۰۔ اولڈ سول لائن سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد انجم مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۴۶ گواہ شد نمبر ۲۔ مبارک احمد ولد علی حسن ۱۸۵ مراد آباد کالونی کالج روڈ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۷۲۶۳:۔ میں شانیہ ظفر بنت ظفر اللہ بن چوہدری حاکم علی صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۹/۷/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ شازیہ ظفر دختر چوہدری ظفر اللہ صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری ظفر اللہ والد موصیہ ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ اعجاز احمد برادر موصیہ ۔

مسل نمبر ۲۷۲۶۴ : میں محمد قاسم ولد محمد حیات صاحب جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھہ جوئیہ حال نذیر کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۱۹۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ محمد قاسم جوئیہ ولد محمد حیات جوئیہ مکان نمبر ۱۴ گلی نمبر ۲ نذیر کالونی سرگودھا ۔ گواہ شد نمبر۱ ۔ محمد حیات جوئیہ والد موصی وصیت نمبر ۱۶۹۰۵ ۔ گواہ شد نمبر۲ ۔ مبارک احمد ولد غلام احمد چیمہ بیت الاحمدیہ نیو سول لائنز سرگودھا شہر ۔

پتہ درکار ہے !

مکرم نواب دین صاحب ولد نتھے خان صاحب وصیت نمبر ۶۰۵۲ ، قوم جٹ وڑائچ ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے ۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں ۔ یا کسی اور دوست کو ان کے بارے ایڈریس کا علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دی جائے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ : انٹرویو

میں شامل کر لیا جائے ۔ آپ کا یہ نوٹ جب مکرم امری عبیدی صاحب نے پڑھا تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مکرم مولوی محمد منور صاحب کو نیروبی بلا لیا جائے وہ سواحیلی ترجمہ قرآن کریم میں ہمارے ممد ثابت ہوں گے ۔ چنانچہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے آپ کو نیروبی بلا لیا اور اس طرح آپ کو سواحیلی ترجمہ قرآن کریم اور حوالہ جات کی نظر ثانی کے کام میں تعاون کرنے کا موقعہ ملا ۔

۱۹۵۳ء میں سواحیلی ترجمہ قرآن کریم دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوگیا ۔ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ آپ نے سارے یوگنڈا اور کینیا کا دورہ کیا ۔ آپ کو نیا سالینڈ (ملاوی) اور شمالی رہوڈیشیا (زمبیا) کے دورہ کا بھی موقعہ ملا ۔ ۱۹۶۱ء میں ایسٹ افریقہ آزادی ملنے کے بعد تقسیم ہوگیا اور آپ تنزانیہ تعینات ہوگئے ۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب متعدد زبانوں کے ماہر ہیں ۔ انہوں نے میرے استفسار پر مجھے بتایا کہ انہیں اردو پنجابی کے علاوہ درج ذیل زبانیں آتی ہیں ۔ انگلش ۔ سواحیلی ۔ عربی ۔ لوُد ۔ گجراتی اور فارسی ۔

سواحیلی اور انگلش میں آپ نے بہت سی ادبی خدمات بھی سرانجام دی ہیں ۔ آپ خدا کے فضل سے ایک بہت اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ایک بہت اچھے ادیب بھی ہیں ۔ چنانچہ آپ کو ایسٹ افریقہ میں سواحیلی اخبار مپنزی ینگو (MAPENZI YAMUNGU) اور انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کی ادارت کے فرائض ادا کرنے کا بھی موقعہ میسر آیا ہے ۔ علاوہ ان خدمات جلیلہ کے آپ کو صوبہ نیانزا (مشرقی افریقہ) میں لوُد LUO زبان میں چی اینگ لوُوُ (CHIENG LUO) (لوُو کا سورج) نام سے بھی ایک رسالہ نکالنے کا فخر حاصل ہے ۔

مشرقی افریقہ کے ملکی اخبارات انگریزی اور سواحیلی میں آپ کے سینکڑوں کی تعداد میں خطوط چھپ چکے ہیں ۔ جو کہ ایک بہترین علمی خزانہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکرم مولانا محمد منور صاحب کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے ۔

اخبار احمدیہ

سانحہ ارتحال

o محترمہ حنیفہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد مطیع اللہ صاحب آف قادیان حال سیالکوٹ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئیں پسماندگان میں دو بیٹیاں ڈاکٹر امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ اعزاز الحق صاحب (یوکے) اور امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ میجر خالد اقبال صاحب شامل ہیں ۔

o مکرم چوہدری سردار محمد خاں صاحب ۳ جنوری ۱۹۹۰ء بوقت شام ۵ بجے وفات پا گئے ۔ بوقت وفات ان کی عمر ۱۰۵ سال تھی ۔ موصوف موصی تھے آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی ۔ آپ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب محافظ خاص کے والد تھے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔

ولادت

o اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالرشید صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب آف منڈی بہاؤالدین کو مورخہ ۱۹ دسمبر ۸۹ء بروز منگل بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت امتہ الحیٔ خولہ نام عطا فرمایا ہے ۔ نومولودہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے ۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ایاز کی نواسی ہے ۔

o مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب ایڈووکیٹ مقیم سڈنی آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔

مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۹۰ء کو مکرم نعیم احمد صاحب آف فیصل آباد کی بیٹی عزیزہ مبارکہ نعیم صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب آف کھاریاں کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے ۔

بچے کا نام حنان احمد تجویز کیا گیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے ۔

تقریب شادی

o مکرم شکور احمد صاحب آف سویڈن ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید شرما صاحب کا نکاح عزیزہ نگہت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد دین صاحب کے ساتھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو گوجرہ میں ہوا ۔ اسی روز تقریب رخصتانہ ہوئی ۔ اور اگلے روز ربوہ میں دعوت ولیمہ ہوئی ۔ جس میں بزرگوں اور احباب نے شرکت فرمائی ۔

o محترمہ امتہ العزیز یاسمین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ڈوگر کی شادی مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو مکرم شہزاد اختر صاحب ابن مکرم میاں محمد سعید صاحب اختر کے ہمراہ ہوئی ۔ تقریب رخصتانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دُعا کروائی قبل ازیں ۲۵ دسمبر ۸۹ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا ۔

قارئین ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کریں ۔

اعلان نکاح

مکرم عبدالباسط خان صاحب ابن مکرم عبداللطیف خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء کو بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے عزیزہ ریحانہ ظہور صاحبہ بنت مکرم غلام احمد صاحب ظہور مقیم کینیڈا کے ہمراہ بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر فرمایا ۔

درخواست دعا

مکرم تبشیر شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔

مکرم طلال ملک صاحب ساہیوال بی اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ نَو

تحریک وقفِ نَو کا آغاز ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بابرکت تحریک میں آئندہ دو سال کے دوران پیدا ہونے والے بچوں کو وقف کے لئے پیش کیا جائے۔ بعد میں ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اس تحریک کو آئندہ ۲ سال کے لئے مزید بڑھا دیا یعنی ۳ اپریل ۱۹۹۱ء تک۔

اس بابرکت تحریک کا مقصد اگلی صدی کا استقبال کرتے ہوئے واقفین نَو بچوں کی ایک فوج خدا کی راہ میں تحفہ کے طور پر پیش کرنا ہے۔ حضور کی خواہش ہے کہ یہ تعداد ۵۰۰۰ ہونی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایات کے مطابق اس تحریک میں وہ بچے شامل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ جو ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے۔

۲۔ یا اس تاریخ کے بعد ان کی پیدائش متوقع ہے اور والدین نے قبل از پیدائش وقف کے لئے پیش کر دیا ہو۔

۳۔ یا والدین وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ اس عرصہ میں جو بھی اولاد پیدا ہو گی اسے وقف کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

۴۔ بچیوں کے لئے اصولی ہدایت ہے کہ صرف ان بچیوں کو اس تحریک میں شامل کیا جائے جن کو قبل از پیدائش وقف کے لئے پیش کر دیا گیا تھا۔ پیدائش کے بعد بچیوں کے وقف کا کوئی جواز نہیں۔

احباب جماعت انفرادی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وقف اور دُعا کی غرض سے خط لکھیں اور کوائف وکالتِ دیوان ربوہ کو بھجوائیں۔

نادار مریضوں کے علاج کیلئے فضلِ عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مُفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مَد امدادِ مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مَد امدادِ مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر **فضل عمر ہسپتال**

بوہڑ والی گولیاں رجسٹرڈ
۲ پیکٹ مکمل کورس ۳۰/-

علامات مفصّل لکھیں
فہرست ادویات مُفت طلب فرمائیں

قاضی دَواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
حافظ آباد ـــــ گوجرانوالہ

مکان برائے فروخت

ایک مکان رقبہ دس مرلہ بلاک نمبر ۲/۲۳ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ نزد چرغہ ہاؤس۔ کمروں کی تعداد ۷ عدد۔ بجلی پانی موجود۔ سوئی گیس کی پائپ لگا دی گئی ہے۔ یہ سہولت بھی جلد میسّر آجائیگی۔ لیٹرین غسلخانہ موجود ہے۔

نصیر فرنیچر ہاؤس
نزد چرغہ ہاؤس۔ دارالبرکات۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ پارلیمنٹ کا ایوان بالا مسئلہ کشمیر کی تازہ ترین صورتحال پر غور کرے گا۔ اس ضمن میں سینیٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیا جا رہا ہے جو فروری کے دوسرے ہفتے میں متوقع ہے۔

○ اتفاق فونڈری کا درآمد شدہ سکریپ کراچی کی بندرگاہ سے لاہور لانے کیلئے پاکستان ریلوے اور اتفاق فونڈری کے درمیان سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ جسکی روشنی میں اتفاق فونڈری نے لاہور ہائیکورٹ میں پاکستان ریلوے کیخلاف اپنی رٹ درخواست واپس لے لی ہے۔ خصوصی مال گاڑی اتفاق فونڈریز کیلئے تقریباً ۲ ہزار ٹن سکریپ لیکر لاہور روانہ ہوگئی ہے۔ گاڑی میں ساٹھ ویگنیں ہیں۔ اتفاق فونڈریز کو سکریپ لانے کیلئے ساٹھ ویگنیں روزانہ مہیا کی جا رہی ہیں

○ پاکستان نے اپنے وسائل اور ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان ہیوی ری بلڈ فیکٹری میں جدید ٹینک تیار لیا ہے۔ اس ٹینک کو ضربِ مومن کی حالیہ مشقوں میں آزمایا گیا ہے۔ اس ٹینک کا نام ٹی ـ ۲۰۰۰ رکھا گیا ہے جسکی کارکردگی تسلی بخش رہی ہے۔ ٹینک کا ڈھانچہ اور اس میں نصب گن پاکستان میں تیار کی گئی ہے۔ جب کہ انجن کے بعض حصے غیر ملکی ہیں۔

○ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات جن کے نتائج کا اعلان گذشتہ برس نومبر کے اوائل میں ہونا تھا۔ اڑھائی ماہ سے زائد عرصہ گذرنے کے باوجود نہیں ہو سکا جس سے طلبہ و طالبات میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ پنجاب کے علاوہ دیگر یونیورسٹیوں میں نہ صرف ان نتائج کا اعلان ہو چکا ہے بلکہ سپلیمنٹری امتحانات بھی ہو چکے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ روس اور شام کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت بعض روسی فوجی مشیر شام سے واپس بلا لئے جائیں گے مغربی ذرائع کے مطابق گذشتہ برس میں شام میں روسی فوجی مشیروں کی تعداد ۲ ـ ہزار تھی مشیروں کی تعداد میں کمی کا سمجھوتہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب دو ماہ قبل شام میں روسی سفیر نے کہا تھا کہ روس میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ روس شام کو فوجی سامان اور امداد کی فراہمی میں کمی کر دے گا۔

○ مرحوم ایرانی راہنما آیت اللہ خمینی کی صاحبزادی زہرہ مصطفوی نے کہا ہے کہ اُنکے والد کے انتقال کے بعد بھی ایران میں انکے نظریات پر عمل ہو رہا ہے۔ کیونکہ انکے نظریات ایرانی عوام میں رچ بس گئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ایرانی عورتیں پہلے سے زیادہ آزاد ہیں اور ۸۰ فیصد عورتیں پڑھی لکھی ہیں اور وہ اہم شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔

○ اسرائیل کے نائب وزیر اعظم مسٹر شمعون پیرس نے وزیرِ اعظم مسٹر اضحاق شمیر کی تقریر پر زبردست نکتہ چینی کی ہے جسمیں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین سے اسرائیل نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اسلئے ان کی آباد کاری کے لئے اسرائیل کو زیر تسلط علاقوں پر اپنا تسلط برقرار رکھنا ہوگا۔ مسٹر شمعون نے انکشاف کیا تھا کہ روزانہ دو سو سے لیکر تین سو تک یہودی روس سے اسرائیل پہنچ رہے ہیں۔

○ تنظیم آزادئ فلسطین پی ایل او نے پہلا فلسطینی شناختی کارڈ جاری کر دیا ہے۔ آزاد فلسطینی مملکت کے قیام کے اعلان کے بعد یہ اپنی نوعیت کا پہلا اقدام ہے۔ فلسطینی حکومت کو ۶۲ ـ ممالک سرکاری طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔

○ بھارت نژاد برطانوی مصنف سلمان رشدی کو اپنی متنازعہ کتاب "شیطانی آیات" کا دفاع کرتے ہوئے ایک سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا ہے۔

دَوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے

NASIR ناصر

مطب ناصر دَواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ ● فون: ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں